Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Call for the Ban on Autonomous Weapons (Killer Robots): A Perspective from Shariah and Human Rights

خود مختار ہتھیاروں (Killer Robots) پر پابندی کا مطالبہ: شریعت اور انسانی حقوق کے تناظر میں

Dr. Yasir Ahmad Zeerak
Visitng Lecturer, QAU Islamabad.
Dr.Rahim Ullah
Assistant Professor, Bahria University Islamabad.
Dr. Muhammad Shah Faisal
Assistant Professor, Alhamd Islamic University Islamabad

ABSTRACT
Throughout history, humanity has consistently pursued power, often by using increasingly advanced and destructive weapons to dominate others. This drive for more efficient methods of warfare has led to the continuous development of sophisticated weaponry from swords to drones and nuclear bombs. The latest advancement in this trajectory is the rise of "Killer Robots," or Fully Autonomous Weapons Systems, which can identify and attack targets without any human control. Since 2013, over one hundred countries have raised serious concerns about the ethical, legal, and humanitarian risks posed by these technologies. This paper explores the issue of autonomous weapons from the perspectives of Islamic law and international human rights, arguing for urgent global regulation.

Keywords: *Killer Robots, Islamic Shariah, Human Rights.*

تعارف:

دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ روزِ اول سے لے کر آج تک طاقت کے نشے میں مخمور انسان ہمیشہ اپنے سے کم تر پر دھاوا بول دینے اور اس کو اپنے زیرِ نگیں لانے کے لیے بیش بہا وسائل کا استعمال کرتا رہا ہے۔ اس طرح کے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے ہمیشہ انسان کی کوشش رہی کہ آسان تر طریقے آزما کر کامیابی سے ہمکنار ہو، چنانچہ آئے روز ہم اسلحہ اور ہتھیاروں کی نئ نئ قسموں کا مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ تلوار سے شروع ہونے والا یہ سفر آج ڈرون اور ایٹم بم تک کے طویل مراحل طے کر چکا ہے۔ آواز کی رفتار سے تیز چلنے والے میزائل کے تجربات کیے گئے جسے ہائپر سونک میزائل (Hypersonic Missiles) کہتے ہیں، جس کی رفتار تقریباً 25 ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ ہے۔

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق بعض کمپنیاں جنگی مقاصد میں انتہائی اہم کردار ادا کرنے اور دشمن کو پریشان کرنے کے لیے غیر مرئی لباس (Invisible Uniform) بھی تیار کر رہی ہیں۔ یہ باتیں عام طور پر ہم داستانوں اور ڈراموں میں سنتے اور دیکھتے چلے آرہے تھے، لیکن آہستہ آہستہ اس کی عملی تصویر سامنے آرہی ہے۔ کینیڈا کی ایک کمپنی کا دعوی ہے کہ وہ اس طرح کی کامیاب تجربات کر چکی ہے، بلکہ کہا جاتا ہے کہ مستقبل میں ایسے ہتھیار بھی بنائے جائیں گے جو انسانی دماغ سے کنٹرول کیے جائیں گے۔[1] بہر حال انسان سائنسی ترقی میں عروج کی منازل طے کرتا جا رہا ہے اور اب "Killer Robots" یعنی خود مختار ہتھیار کے نام سے ایک اور ہتھیار متعارف ہو رہا ہے۔ ذیل میں ہم اس کا مختصر تعارف کرتے ہیں۔

خود مختار ہتھیار (Killer Robots):

خود مختار ہتھیار (Killer Robots) کو "Fully Autonomous Weapons" بھی کہا جاتا ہے۔ اس ہتھیار کے ذریعے کسی بھی چیز کو انسانی مداخلت اور کنٹرول کے بغیر نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک جیسے امریکہ، اسرائیل، جنوبی کوریا، روس اور برطانیہ اس طرح کے ہتھیار بنانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

2013 سے لے کر اب تک سو سے زائد ممالک نے ان ہتھیاروں سے متعلق کھل کر اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان سمیت اکتیس ممالک نے تو اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا جب کہ باقی ممالک نے ایک بین الاقوامی معاہدے (International Treaty) کے تحت اس پر انسانی کنٹرول یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔[2] اکتوبر 2020 میں ہیومن رائٹس واچ اور انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کلینک نے مشترکہ طور پر ایک رپورٹ جاری کر کے ایک بین الاقوامی معاہدے کی تجویز دی کہ طاقت کے استعمال کے وقت انسانی کنٹرول اور خود مختار ہتھیاروں پر پابندی وغیرہ اس معاہدے کا لازمی حصہ ہو۔[3]

ہارورڈ یونیورسٹی کے "Bonnie Docherty" نے مطالبہ کیا کہ بین الاقوامی قانون کو مزید وسعت دینے کی ضرورت ہے تاکہ طاقت کے استعمال کے وقت انسانی کنٹرول اور جواب دہی کو یقینی بنایا جاسکے، کیونکہ Sensors کے ذریعے ڈیٹا جمع کر کے اور پھر مشینوں کے ذریعے اس کو پراسس کر کے اس کی بنیاد پر لوگوں کا قتلِ عام کرنا یا انھیں نقصان پہنچانا انسانی وقار کے منافی ہے۔[4]

ڈرونز اور خود مختار ہتھیار:

بعض لوگ خود مختار ہتھیاروں کو ڈرونز کی طرح سمجھ رہے ہیں، جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ڈرونز کو انسان ہی کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ایک فاصلے سے کسی بھی چیز کو ٹارگٹ بنایا جاسکتا ہے۔ بعض لوگ اس کو Terminator یا Robocop سمجھ رہے ہیں، لیکن یہ مفروضہ بھی غلط ہے۔ دراصل Terminator یا Robocop محض سائنسی افسانے ہیں، ممکن ہے مستقبل میں کہیں اس کی کوئی شکل وجود میں آجائے، لیکن فی الحال اس طرح کی کوئی چیز حقیقی وجود نہیں رکھتا۔

بہر حال خود مختار ہتھیار بنانے کے بعد سب اہم مسئلہ جواب دہی کا ہے کہ اس کے نقصان کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے؟ روبوٹ ذمہ دار ہوگا یا اس کا بنانے والا یا فوجی کمانڈر؟ 2015 میں تین ہزار سے زائد آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ماہرین اور 2017 میں 116 روبوٹ کمپنیوں کے سربراہان نے اقوامِ متحدہ سے اس کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا۔ یورپی پارلیمنٹ، 20 نوبل انعام یافتہ حضرات، 160 سے زائد مذہبی رہنماؤں اور تقریباً 61 فی صد عوام نے اس ہتھیار پر پابندی کا مطالبہ کیا، یہاں تک کہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کہنا پڑا:

"These weapons are politically unacceptable, morally repugnant and should be prohibited by International Law".[5]

یعنی یہ ہتھیار سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے ناقابلِ قبول ہے، بین الاقوامی قانون کے تحت اس پر پابندی عائد ہونی چاہیے۔

شرعی و قانونی جائزہ:

قرآن وسنت کی رو سے مسلمانوں کو طاقت حاصل کرنے اور دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رہنے کا حکم ہے۔ سورۂ انفال میں ارشاد ہے: "وَ أَعِدُّوْا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ"۔[6]

اور (اے مسلمانو!) ان کے مقابلے میں جہاں تک ہو سکے۔ طاقت اور گھوڑوں کی تیاری رکھو، جن سے اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمنوں پر تمہاری دھاک قائم رہے۔

[1] https://www.hrw.org/news/2021/08/02/killer-robots-urgent-need-fast-track-talks
[2] https://www.hrw.org/news/2021/08/02/killer-robots-urgent-need-fast-track-talks
[3] Areas of Alignment, Common Visions for a Killer Robots Treaty, July 2021, Human Rights Watch and IHRC.
[4] https://www.hrw.org/news/2021/08/02/killer-robots-urgent-need-fast-track-talks
[5] https://paxforpeace.nl/what-we-do/programmes/killer-robots
[6] القرآن، 08: 60

SCRR

روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے منبر پر بیٹھ کر آیت "واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ" تلاوت کرتے ہوئے فرمایا: "ألا إن القوة الرمی ، ألا إن القوة الرمی، ألا إن القوة الرمي"۔[7] فرمایا کہ قوت سے مراد "تیر اندازی" ہے۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے تین دفعہ دہرایا۔

علامہ آلوسیؒ کے نزدیک قوت سے مراد ہر وہ طاقت ہے جس سے جنگ میں مدد و تقویت ملتی ہو، چاہے وہ جیسے بھی ہو۔[8] ایک اور روایت میں ہے: "من علم الرمي ثم تركها فليس منا أو قد عصى"،[9] یعنی جس نے تیر اندازی سیکھ لی اور پھر اس کو بھلا دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، یا اس نے نافرمانی کی۔

یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لیے اور اپنی حفاظت کے لیے اپنے پاس ضروری ہتھیار رکھنا ضروری ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ نبوت میں صحابہ کرامؓ نے باقاعدہ گھڑ سواری اور تیر اندازی کی عملی مشقیں کرتے رہے۔

البتہ اگر اس طرح کے حالات نہ ہوں، بلکہ امن ہو تو پھر بھی ہتھیار رکھنے کا جواز ہے، تاہم اگر ہتھیار کے غلط استعمال کا اندیشہ ہو، یا اس سے کسی کو بلا وجہ نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو، تو ایسی صورتِ حال میں ہتھیار رکھنا جائز نہیں ہے۔

جہاں تک زیر بحث خود مختار ہتھیاروں کا تعلق ہے تو اس پر پابندی لگانا کئی وجوہات کی بنا پر شرعاً ضروری ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ شریعت کا ایک اصول مصلحہ مرسلہ (Public Interest) ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بھی چیز انسان اور معاشرے کے لیے مفید ہو اور شریعت کے بنیادی احکام سے متصادم نہ ہو، تو اس کے جواز کا حکم کیا جائے گا، البتہ جو چیز انسانیت کے لیے مضر ہو تو اس کو ناجائز قرار دیا جائے گا۔ اصول فقہ کا ایک قاعدہ ہے: "الضرر یزال"،[10] ضرر کا ازالہ کیا جائے گا، البتہ اگر مضر چیز کا رکھنا یا بنانا مجبوری بن جائے تو پھر "یتحمل الضرر الخاص لدفع ضرر عام" [11] (ضررِ عام کے دفع کرنے کے لیے ضررِ خاص کو برداشت کیا جائے گا) کے تحت اس کی گنجائش دی جا سکتی ہے۔ مثلاً اسلحہ بذاتِ خود ایک مضر چیز ہے، لیکن اس کا ایک جائز استعمال بھی موجود ہے کہ اگر ملک پر کوئی حملہ ہو جائے تو دفاعی مقاصد کے تحت اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے، چنانچہ اس مقصد کے پیشِ نظر شریعت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنے پاس کچھ اسلحہ رکھیں اور اس کے بنانے کا انتظام بھی کریں۔ ایک بنیادی ضرورت کے پیشِ نظر چونکہ اس بات کی اجازت دی گئی، اس لیے اسے ضرورت کی حد تک رکھنا ضروری ہے۔ جہاں تک خود مختار ہتھیاروں کی بات ہے تو اس میں چونکہ انسانی مداخلت اور انسانی کنٹرول سے بھی آزادی ہے، اس لیے یہ "ضرورت سے تجاوز" کے مترادف ہے اور انسانیت کے لیے مضر ہے اس لیے "درء المفاسد اولیٰ من جلب المنافع"[12] یعنی مفاسد کی روک تھام منافع حاصل کرنے پر مقدم ہے، تو اس اصول کے تحت اس پر پابندی عائد کرنا شریعت کا تقاضا ہے۔

2۔ ایک اصول سدّ الذریعہ (Blocking Means) ہے، جس کا ترجمہ عموماً ہم اردو زبان میں "سدِّ باب" سے کرتے ہیں۔ بعض جائز امور کو اس لیے ناجائز قرار دیا گیا ہے، جو آگے کسی ناجائز کام کا سبب اور وسیلہ بنتے ہیں، تو شریعت اس حکمت کو ملحوظ خاطر رکھ کر پہلے سے اس واسطے اور وسیلے کو بھی ناجائز قرار دیتی ہے۔ خود مختار ہتھیار چونکہ انسان کی جان و مال اور معاشرے کی تباہی کا ایک خطرناک آلہ ہے، جس کا غلط استعمال تقریباً یقینی ہے، اس لیے سد الذریعہ کے اصول کے تحت اسے ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ علامہ مرغینانیؒ ہدایہ میں لکھتے ہیں: "بيع السلاح في أيام الفتنة... وقد بيناه في السير وان كان لا يعرف أنه من أهل الفتنة لا بأس بذلك لأنه يحتمل أن لا يستعمله في الفتنة فلا يكره بالشك"، یعنی فتنے اور جنگ و جدال کے زمانے میں اسلحہ بیچنا مکروہ ہے۔[13]

3۔ اس ہتھیار کا بنانا اور استعمال کرنا بین الاقوامی قانون انسانیت (International Humanitarian Law) کی کچھ دفعات کے منافی ہے۔ اس قانون کی رو سے جنگ جو اور غیر جنگ جو میں امتیاز قائم کرنا (Rules of Distinction) ضروری ہے، جو کہ یہاں ممکن نہیں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دورانِ جنگ بچوں، خواتین، بوڑھوں اور جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کے خلاف ہتھیار استعمال کرنے کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے دورانِ جنگ ضعیف العمر بوڑھوں، خواتین اور بچوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ امام ابو داودؒ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً۔[14]

"نہ کسی بوڑھے کو قتل کرو، نہ شیر خوار بچے کو، نہ نابالغ کو اور نہ عورت کو۔"

ایک غزوہ میں ایک عورت کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے سختی سے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دی کہ جہاد کے وقت صرف جنگ میں حصہ لینے والے کفار کا تعاقب کیا جائے، ان کے علاوہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر ہاتھ اٹھانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ امام بیہقیؒ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اتقوا الله في الفلاحين، فلا تقتلوهم،[15] یعنی کسانوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انھیں قتل نہ کرو۔

علامہ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کا معمول یہ تھا کہ وہ کسی علاقے کو فتح کرتے تو وہاں کے زراعت پیشہ افراد کو قتل نہ کرتے، کیونکہ وہ براہِ راست جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے، گو یا زراعت پیشہ لوگ بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کے حکم میں ہوتے تھے۔ امام نوویؒ کے نزدیک دورانِ جہاد بچوں اور خواتین کے قتل کی حرمت پر علمائے کرام کا اجماع ہے، بشرطیکہ وہ جنگجو نہ ہوں، اور اگر وہ لڑیں تو جمہور علمائے کرام کے قول کے مطابق وہ مارے جائیں گے۔[16]

4۔ اسی طرح خود مختار ہتھیاروں کے استعمال میں قوانین تناسب (Rules of Proportionality) اور عسکری ضرورت (Military Necessity) سے متعلق دفعات کی بھی مخالفت ہے۔ بین الاقوامی طور پر امن و سلامتی کو قائم کرنے کے سلسلے میں تمام ممالک نے کچھ قوانین و معاہدات پر دستخط کیے ہیں، جن کی حیثیت شرعی لحاظ سے "عہد و پیماں کی پاسداری" ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ" اے ایمان والو! اپنے عہد پورے کیا کرو۔[17] ابن عاشورؒ کہتے ہیں کہ عقود سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے کیے گئے معاہدات کے علاوہ وہ معاہدے بھی ہیں جو مسلمانوں نے مشرکین کے ساتھ کیے ہوں، یا آپس میں کیے ہوں۔ ان سب کی پاسداری ضروری ہے۔[18]

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضي أمده أو ينبذ إليهم على سواء"[19] یعنی جب کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے میں ذرا سی بھی تبدیلی نہ کرے، نہ اسے کھولے نہ باندھے، یہاں تک کہ اس کی مدت گزر جائے، یا ان کے سامنے کھل کر بیان نہ کر دے کہ آج سے ہم تمہارے معاہدے کے پابند نہیں ہیں۔

---

[7] مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، المسند الصحيح لمسلم (بيروت: دار احياء التراث العربى، س ن)، رقم الحديث: 1916

[8] شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي، روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني (بيروت: دار الكتب العلمية، 1415ھ)، 10/24-

[9] الصحيح لمسلم، رقم الحديث: 1916

[10] على حيدر، درر الحكام شرح مجلة الأحكام، (بيروت: دار الكتب العلمية، س ن) مادة: 20

[11] أيضاً، مادة: 26

[12] أيضاً، مادة: 30

[13] علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين، الهداية في شرح بداية المبتدي (بيروت: دار احياء التراث العربي، س ن)، 4: 472-

[14] أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن أبي داؤد (بيروت: دار الكتاب العربي، س ن)، رقم الحديث: 2614

[15] السنن الكبرى للبيهقى، حديث: 17938

[16] أبو زكريا يحيى بن شرف بن مري النووي، شرح النووي على صحيح مسلم (بيروت: دار احياء التراث العربى، 1392ھ) 12: 48-

[17] القرآن، 05: 01

[18] محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير (تونس: الدار التونيسية للنشر، 1984)، 6: 74-

[19] محمد بن عيسى الترمذى، سنن الترمذى،(مصر: مصطفى البابي الحلبي،1975)، رقم الحديث: 1580

ایک اور روایت ہے: "المسلمون عند شروطهم إلا شرطا حرم حلالا أو أحل حراما"۔[20]

"مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہوتے ہیں سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے"۔

مذکورہ آیات واحادیث کی روسے بین الاقوامی قوانین ومعاہدات کی پاسداری ضروری ہے۔ہاں اگر کوئی قانون صراحۃً قرآن وسنت کے منافی ہوتو اس پر دستخط کرنا جائز نہیں ہے،نہ ہی اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

5۔ قرآنِ حکیم کی روسے انسانی زندگی کا تقدس اتنا ہے کہ گویا ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے اورایک انسان کی زندگی کا تحفظ پوری انسانیت کے تحفظ کی طرح ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق،[21] یعنی کسی بھی انسان کوکسی دوسرے کی جان ناحق طریقے سے لینے کی اجازت نہیں ہے،کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کی جان پر دست درازی کرے۔ ایک بے گناہ انسان کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل قرار دیتے ہوئے فرمایا:"من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا " یعنی جو کوئی بغیر قصاص کے یاملک میں فساد پھیلانے کے کسی کومارڈالے تو گویااس نے تمام لوگوں کو قتل کرڈالا۔

حضورِاکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے تاریخی خطبے میں فرمایا کہ اسلام کے نزدیک کسی شخص کو قتل کرنا انتہائی قبیح جرم ہے،ہاں اگر وہ قتل قصاص کی وجہ سے ہو تو پھر الگ بات ہے، کیونکہ قاتل کو تحفظ دینا گویا بدامنی اور بغاوت کے لیے راہ ہموار کرنا ہے۔ خود مختار ہتھیار کے استعمال میں بے گناہ انسانوں کے قتلِ عام اور امن عامہ کو نقصان پہنچانے کا شدید اندیشہ ہے، نیز اس میں لوگوں کے مال وجائیداد کو نقصان پہنچنے کا بھی قوی اندیشہ ہے،جب کہ شریعتِ اسلامیہ مال کے تحفظ کی خواہاں ہے،اس لیے اس پر پابندی عائد کرنا،اسلامی تعلیمات کے موافق ہی ہے۔

6۔ بعض جوہری ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اور لوگ جھلس جاتے ہیں، جو کسی طرح جائز نہیں ہے۔امام بخاریؒ نے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے آگ میں جلانے سے منع فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے،[22] لہذا جو بھی ہتھیار عمومی آگ کا سبب ہو اور اس سے اس طرح کا ناقابلِ یقین حد تک نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو،اس کا استعمال شریعت کی روسے ممنوع ہے۔

خود مختار ہتھیار اور انسانی حقوق:

انسانی حقوق کو متعین کرنے کے سلسلے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کون سی چیز بطورِ حق تسلیم کی جائے اور کون سی نہیں۔ یہ بات مسلّم ہے کہ معاشرے کی ترقی کے ساتھ انسانی ضروریات اور حقوق بھی مختلف شکلیں اختیار کرتی گئیں، البتہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948 میں انسانی حقوق کا ایک منشور متعارف کیا۔ یہ منشور 30 دفعات پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی دفعہ کی رُو سے تمام انسان آپس میں برابر ہیں، کسی بھی انسان کو کسی دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ دفعہ 3 کے مطابق ہر انسان کو اس دنیا میں جینے، آزادی اور تحفظ کا حق حاصل ہے۔ دفعہ نمبر 5 کے مطابق کسی بھی انسان پر کسی طرح کا ظلم وجبر کرنا، اس کے ساتھ غیر انسانی رویہ رکھنا کسی طرح درست نہیں ہے۔[23] ان دفعات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آج کے خود مختار ہتھیاروں کی صنعت اور اس کا استعمال انسانی حقوق کی متفقہ قرارداد کے بالکل منافی ہے۔

دراصل انسانی حقوق کا تصور انسانیت کی تکریم، احترام اور وقار پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بناکر عزت وتکریم سے نوازا، اس کو دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اسلام نے انسانی حرمت وشرافت کو بعد از مرگ بھی باقی رکھا، چنانچہ ایک عورت کا جنازہ گزر رہا تھا تو اللہ کے رسول ﷺ کھڑے ہوگئے۔ صحابہؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ تو یہودی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "أليسَتْ نفسًا"، یعنی کیا وہ انسان نہیں؟ اس لحاظ سے یہ امر بالکل متفقہ ہے کہ انسانی زندگی کا تحفظ ایک بنیادی انسانی حق ہے جسے چھیننا یا نقصان پہنچانا ایک بہت بڑا جرم ہے۔ گویا کہ خود مختار ہتھیار بنانا اور اس کا استعمال کرنا زمین میں فساد برپا کرنے کے مترادف ہے، جو کسی بھی طرح شرعاً، اخلاقاً اور قانوناً جائز نہیں ہے۔ بہت ساری آیات واحادیث کی روسے اس طرح کے مذموم افعال واعمال حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ سورۂ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین میں اصلاح کے بعد بگاڑ نہ پیدا کرو، اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔[24] اسی طرح سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے فساد مچانے والوں اور سماج کے امن کو تہہ وبالا کرنے والوں کے سلسلے میں انتہائی سخت سزائیں بیان فرمائی ہیں۔[25] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مختار ہتھیار (Killer Robots) پر پابندی عائد کرنا اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے۔

خلاصہ:

خود مختار ہتھیاروں کا استعمال ٹیکنالوجی کی ترقی کا ایک نمایاں پہلو ہے، تاہم اس کے انسانی حقوق پر پڑنے والے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ہتھیار جہاں ایک طرف جنگی میدان میں تیز اور مؤثر سمجھے جاتے ہیں، وہیں دوسری طرف انسانی جان، ذمہ داری اور اخلاقیات سے متعلق کئی پیچیدہ سوالات کو جنم دیتے ہیں۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ ان ہتھیاروں کے استعمال کو بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کے اصولوں کے تحت لانا نہایت ضروری ہے، تاکہ مستقبل میں انسانیت کو غیر ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی کے ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھا جاسکے۔

---

[20] أبو الحسن علي بن عمر الدار قطني، سنن الدار قطني (بيروت: مؤسسة الرسالة، 2004)، رقم الحديث: 98
[21] القرآن، 05: 32
[22] محمد بن اسماعيل البخارى، الجامع الصحيح (بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، رقم الحديث: 3017
[23] https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights
[24] القرآن، 07: 85
[25] القرآن، 05 : 33

SCRR